ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

بحرِ حیات

یہ کائنات کیا ہے، اک زندگی کا یم ہے
درد و طرب ہیں جس کے موجوں کا زیر و بم ہے
فتح و شکست میں بھی موجوں کی ہے روانی
یہ بھی ہیں مدّ و جزرِ دریائے زندگانی
قلزم سے ابر اُٹھ کے رم جھم دکھا رہا ہے
ابرِ کرم کا بادل موتی لُٹا رہا ہے
خورشید و ماہ و اختر سب اس کے ہیں شناور
ہے موجِ نُور اس کی تاباں ہے جس سے خاور
اس بحرِ زندگی سے اُٹھتی ہیں خوب لہریں
اس بحر کی طرف ہی بہتی ہیں ساری نہریں
دریا ہیں اس کی لہریں، ساحل ہیں اس کی لہریں
ہر جاں میں اس کی لہریں، ہر دل میں اس کی لہریں